سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ جاثیہ مکہ میں نازل ہوئی اسمیں سینتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ② اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ

اُتارنا کتاب کا ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے حکمتوں والا بیشک آسمانوں میں اور زمین میں بہت نشانیاں

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ③ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ④ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ

ہیں ماننے والوں کے واسطے ف۱ اور تمہارے بنانے میں اور جس قدر پھیلا رکھے ہیں جانور نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے واسطے جو یقین رکھتے ہیں ف۲ اور بدلنے میں رات دن کے

وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ

اور وہ جو اُتاری اللہ نے آسمان سے روزی ف۳ پھر زندہ کردیا اُس سے زمین کو اُس کے مرجانے کے بعد اور بدلنے میں ہواؤں کے نشانیاں ہیں اُن لوگوں کو

يَّعْقِلُوْنَ ⑤ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ⑥ وَيْلٌ

جو سمجھ سے کام لیتے ہیں ف۴ یہ باتیں ہیں اللہ کی ہم سناتے ہیں تجھ کو ٹھیک ٹھیک پھر کونسی بات کو اللہ اور اُسکی باتوں کو چھوڑ کر مانیں گے ف۵ خرابی ہے

لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ⑦ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ

ہر جھوٹے گنہگار کے لیے کہ سنتا ہے باتیں اللہ کی کہ اُسکے پاس پڑھی جاتی ہیں پھر ضد کرتا ہے غرور سے گویا سُنا ہی نہیں ف۶ سو خوشخبری سُنا دے اُسکو ایک

اَلِيْمٍ ⑧ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑨

عذاب دردناک کی اور جب خبر پائے ہماری باتوں میں سے کسی کی اُسکو ٹھہرائے ٹھٹھا ایسوں کو ذلت کا عذاب ہے ف۷

(۱) **زمین وآسمان میں مومنین کیلئے نشانیاں** یعنی آدمی ماننا چاہے تو اسی آسمان وزمین کی پیدائش اور اُن کے محکم نظام میں غور کرکے مان سکتا ہے کہ ضرور کوئی ان کا پیدا کرنے والا اور تھامنے والا ہے۔ جس نے کمال حکمت وخوبی سے ان کو بنایا اور لامحدود قدرت سے ان کی حفاظت کی۔ البعرۃ تدل علی البعیر والاقدام تدل علی المسیر فکیف لا یدل ھذا النظام العجیب الغریب علی الصانع اللطیف الخبیر۔

(۲) یعنی انسان خود اپنی بناوٹ اور دوسرے حیوانات کی ساخت میں غور کرے تو درجہ عرفان وایقان تک پہنچانے والی ہزارہا نشانیاں اُس کو ملیں گی۔

(۳) یعنی پانی آسمان کی طرف سے اُتارا جو مادہ ہے روزی کا۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(۴) **اہلِ عقل کیلئے یہ نشانیاں کافی ہیں** یعنی ذرا بھی سمجھ سے کام لیں تو معلوم ہو جائے کہ یہ امور بجز اُس زبردست قادر و حکیم کے اور کسی کے بس میں نہیں۔ جیسا کہ پہلے متعدد مواضع میں اس کی تقریر گزر چکی۔

(۵) یعنی اللہ کو چھوڑ کر دوسرا کون ہے اور اس کی باتیں چھوڑ کر کس کی بات ماننے کے قابل ہے۔ جب اُس بڑے مالک کی ایسی سچی اور صاف باتیں بھی کوئی بدبخت قبول نہ کرے تو آخر کس چیز کا منتظر ہے جسے قبول کریگا۔

(۶) **جھوٹے اور مغرور کیلئے خرابی ہے** یعنی ضد اور غرور کی وجہ سے اللہ کی بات نہیں سُنتا۔ اُس کی شیخی اجازت نہیں دیتی کہ اپنی جہالت سے ہٹے۔ حق کو سن کر اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا سُنا ہی نہیں۔

(۷) یعنی جس طرح وہ آیات اللہ کے ساتھ اہانت و استخفاف کا معاملہ کرتا ہے، سزا بھی سخت اہانت و ذلت کی ملے گی۔ جو آگے آرہی ہے۔

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ

پرے اُن کے دوزخ رہے اور کام نہ آئیگا اُن کے جو کمایا تھا ذرا بھی اور نہ وہ کہ جن کو پکڑا تھا اللہ کے سوائے رفیق ف۸ اور اُنکے واسطے بڑا عذاب

عَظِيْمٌ ۝١٠ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١١ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ ع ۱۱ ۱۷

ہے یہ سمجھا دیا اور جو منکر ہیں اپنے رب کی باتوں سے اُنکے لیے عذاب ہے ایک بلا کا درد ناک ف۹ اللہ وہ ہے جس نے بس میں کر دیا

الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي

تمہارے دریا کو کہ چلیں اُس میں جہاز اُس کے حکم سے ف۱۰ اور تاکہ تلاش کرو اُسکے فضل سے اور تاکہ تم حق مانو ف۱۱ اور کام میں لگا دیا تمہارے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٣ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا

ہے آسمانوں میں اور زمین میں سب کو اپنی طرف سے ف۱۲ اس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے واسطے جو دھیان کرتے ہیں ف۱۳ کہہ دے ایمان والوں کو درگذر کریں

لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ

اُن سے جو اُمید نہیں رکھتے اللہ کے دنوں کی ف۱۴ تاکہ وہ سزا دے ایک قوم کو بدلا اُس کا جو کماتے تھے ف۱۵ جس نے بھلا کام کیا تو اپنے واسطے اور

مَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝١٥ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ

جس نے بُرا کیا سو اپنے حق میں ف۱۶ پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۱۷ اور ہم نے دی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری

وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦

اور کھانے کو دیں ستھری چیزیں ف۱۸ اور بزرگی دی اُن کو جہان پر ف۱۹

(۸) **آخرت میں کفّار کی بے کسی** یعنی اموال و اولاد وغیرہ کوئی چیز اُس وقت کام نہ آئے گی۔ نہ وہ کام آئیں گے جن کو اللہ کے سوا معبود یا رفیق و مددگار بنا رکھا تھا اور جن سے بہت کچھ اعانت و امداد کی توقعات تھیں۔

(۹) **قرآن ہدایت ہے** یعنی یہ قرآن عظیم الشان ہدایت ہے جو سب طرح کی بُرائی بھلائی انسان کو سمجھانے کے لئے آئی ہے جو اس کو ہدایت ہے ہدایت۔

Brought To You By www.e-iqra.info

کو نہ مانیں وہ سخت غلیظ اور دردناک عذاب بھگتنے کے لیے تیار رہیں۔

(۱۰) تسخیر بحر | یعنی سمندر جیسی مخلوق کو ایسا مسخر کر دیا کہ تم بے تکلف اپنی کشتیاں اور جہاز اُس میں لیے پھرتے ہو۔ میلوں کی گہرائیوں کو پایاب کر رکھا ہے۔

(۱۱) یعنی بحری تجارت کرو، یا شکار کھیلو، یا اُسکی تہ میں سے موتی نکالو۔ اور یہ سب منافع و فوائد حاصل کرتے وقت منعم حقیقی کو نہ بھولو اُس کا حق پہچانو، زبان و دل اور قلب و قالب سے شکر ادا کرو۔

(۱۲) تسخیر ارض و سماء | یعنی اپنے حکم اور قدرت سے سب کو تمہارے کام میں لگا دیا۔ یہ اُسی کی مہربانی ہے کہ ایسی ایسی عظیم الشان مخلوقات انسان کی خدمت گذاری میں لگی ہوئی ہیں۔

(۱۳) سوچنے والوں کیلئے نشانیاں | آدمی دھیان کرے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ چیز اُس کے بس کی نہ تھی۔ محض اللہ کے فضل اور اس کی قدرت کاملہ سے یہ اشیاء ہمارے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ تو لامحالہ ہم کو بھی کسی کے کام میں لگنا چاہیئے۔ وہ کام یہی ہے کہ اُس منعم حقیقی اور محسن علی الاطلاق کی فرمانبرداری اور اطاعت گذاری میں اپنی حیاتِ مستعار کے لمحات صرف کر دیں تاکہ آئندہ چل کر ہمارا انجام درست ہو

(۱۴) ایام اللہ | "اَیَّامَ اللّٰہِ" (اللہ کے دنوں) سے مُراد وہ دن ہیں جن میں اللہ نے دشمنوں کو کوئی خاص سزا دے، یا اپنے فرمانبرداروں کو کسی خصوصی انعام و اکرام سے سرافراز فرمائے۔ لہٰذا "اَلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰہِ" سے وہ کفار مُراد ہوئے جو اُس کی رحمت سے ناامید اور اُس کے عذاب سے بے فکر ہیں۔

(۱۵) کفار | یعنی آپ اُن سے بدلہ لینے کی فکر نہ کریں اللہ پر چھوڑ دیں، وہ اُن کی شرارتوں پر کافی سزا، اور مومنین کے صبر و تحمل اور عفو و درگزر کا مناسب صلہ دیگا۔

(۱۶) یعنی بھلے کام کا فائدہ کام کرنے والے کو پہنچتا ہے۔ اللہ کو اُس کی کیا ضرورت؟ اور بدی کرنے والا خود اپنے حق میں بُرا بیج بو رہا ہے۔ ایک کی بُرائی دوسرے پر نہیں پڑتی۔ غرض ہر شخص اپنے نفع نقصان کی فکر کر لے۔ اور جو عمل کرے یہ سمجھ کر کرے کہ اُس کا سود و زیاں اُسی کی ذات کو پہنچیگا۔

(۱۷) یعنی وہاں پہنچ کر سب بُرائی بھلائی سامنے آجائے گی۔ اور ہر ایک اپنی کرتوت کا پھل چکھیگا۔

(۱۸) بنی اسرائیل کی نعمتیں | یعنی تورات دی اور سلطنت یا قوتِ فیصلہ، یا دانائی کی باتیں یا دین کی سمجھ عطا کی، اور کس قدر کثرت سے پیغمبر اُن میں سے اُٹھائے۔ یہ تو روحانی غذا ہوئی، جسمانی غذا دیکھو تو وہ بھی بہت افراط سے دی گئی۔ حتّٰی کہ مَنّ و سلویٰ اُتارا گیا۔

(۱۹) یعنی اُس زمانہ میں سارے جہان پر اُن کو فضیلتِ کلی حاصل تھی اور بعض فضائل جزئیہ کے اعتبار سے تو "اُس زمانہ" کی قید لگانے کی بھی ضرورت نہیں۔

وَاٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

اور دیں اُن کو کھلی باتیں دین کی ف۲۰ پھر انہوں نے پھوٹ جو ڈالی تو سمجھ آچکنے کے بعد آپس کی ضد سے بیشک تیرا رب

یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ

فیصلہ کریگا اُن میں قیامت کے دن جس بات میں وہ جھگڑتے تھے ف۲۱ پھر تجھ کو رکھا ہم نے ایک رستہ پر دین کے کام کے سو تو اُسی پر چل اور

لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ

مت چل خواہشوں پر نادانوں کی ف۲۲ وہ ہرگز کام نہ آئینگے تیرے اللہ کے سامنے ذرا بھی ف۲۳ اور بے انصاف ایک دوسرے کے

Brought To You By www.e-iqra.info

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

رفیق ہیں اور اللہ رفیق ہے ڈرنیوالوں کا ف۲۴ یہ سوجھ کی باتیں ہیں لوگوں کے واسطے اور راہ کی اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو یقین لاتے ہیں ف۲۵

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَ

کیا خیال رکھتے ہیں جنہوں نے کمائی ہیں بُرائیاں کہ ہم کردینگے اُن کو برابر اُن لوگوں کی جو کہ یقین لائے اور کیے بھلے کام ایک سا ہے اُن کا جینا اور

مَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ع ۲ ۱۸

مرنا بُرے دعوے ہیں جو کرتے ہیں ف۲۶ اور بنائے اللہ نے آسمان اور زمین جیسے چاہئیں اور تاکہ بدلا پائے ہر کوئی اپنی کمائی کا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَ

اور اُن پر ظلم نہ ہوگا ف۲۷ بھلا دیکھ تو جس نے ٹھہرا لیا اپنا حاکم اپنی خواہش کو اور راہ سے بچلا دیا اُسکو اللہ نے (اللہ) جانتا بوجھتا ف۲۸ اور مہر لگا دی اُسکے کان پر اور دل پر اور

جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

ڈالدی اُس کی آنکھ پر اندھیری پھر کون راہ پر لائے اس کو اللہ کے سوائے سو کیا تم غور نہیں کرتے ف۲۹ اور کہتے ہیں اور کچھ نہیں بس یہی ہے ہمارا جینا دنیا کا

نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى

ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم جو مرتے ہیں سو زمانہ سے ف۳۰ اور اُن کو کچھ خبر نہیں اس کی محض اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف۳۱ اور جب سنائی جائیں

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ

اُن کو ہماری آیتیں کھلی کھلی اور کچھ دلیل نہیں اُنکی مگر یہی کہ کہتے ہیں لے آؤ ہمارے باپ دادوں کو اگر تم سچے ہو ف۳۲ تو کہہ کہ اللہ ہی

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا ع ۳ ۵ ۱۹

جلاتا ہے تم کو پھر مارے گا تم کو پھر اکٹھا کریگا تم کو قیامت کے دن تک اُس میں کچھ شک نہیں پر بہت لوگ نہیں

يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾

سمجھتے ف۳۳ اور اللہ ہی کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور جس دن قائم ہوگی قیامت اس دن خراب ہونگے جھوٹے ف۳۴

(۲۰) یعنی نہایت واضح اور مفصل احکام، یا کھلے کھلے معجزات جو دین کے باب میں بطور حجت و برہان کے پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۱) **بنی اسرائیل میں فرقہ بندیاں** یعنی آپس کی ضد اور نفسانیت سے اصل کتاب کو چھوڑ کر بیشمار فرقے بن گئے۔ جن کا عملی فیصلہ قیامت کے دن کیا جائے گا۔ اس وقت پتہ لگیگا کہ ان کا منشاء نفس پروری اور ہوا پرستی کے سوا کچھ نہ تھا۔

(۲۲) **آنحضرت ﷺ کو تسلی و نصیحت** یعنی ان اختلافات اور فرقہ وارانہ کشمکش کی موجودگی میں ہم نے آپ کو دین کے صحیح راستہ پر قائم کردیا، تو آپ کو اور آپ کی اُمت کو چاہئے کہ اس راستہ پر برابر مستقیم رہے۔ کبھی بھول کر بھی جاہلوں اور نادانوں کی خواہشات پر نہ چلے۔ مثلاً اُن کی خواہش یہ ہے کہ آپ اُن کے طعن و تشنیع اور ظلم و تعدی سے تنگ آکر دعوت و تبلیغ ترک کردیں، یا مسلمانوں میں بھی ویسا ہی اختلاف و تفریق پڑ جائے جس میں وہ لوگ خود مبتلا ہیں۔ اندریں صورت واجب ہے کہ ان کی خواہشات کو بالکل پامال کردیا جائے

لہ باوجودیکہ تھا۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(۲۳) یعنی اُن کی طرف جُھکنا تم کو خدا کے ہاں کچھ کام نہ دیگا۔

(۲۴) **متقین کا ولی اللہ ہے** یعنی منصف اور راستی پسند مسلمان، ظالم اور بے راہ رَو کافروں کے رفیق نہیں ہو سکتے۔ وہ تو اللہ کے مطیع بندے ہیں اور اللہ ہی اُن کا رفیق و مددگار ہے۔ لازم ہے کہ اُسکی راہ چلیں، اُسی پر بھروسہ رکھیں۔

(۲۵) **قرآن میں بصیرت و ہدایت** یعنی یہ قرآن بڑی بڑی بصیرت افروز حقائق پر مشتمل ہے۔ لوگوں کو کام کی باتیں اور کامیابی کی راہ سجھاتا ہے۔ اور جو خوش قسمت اس کی ہدایات و نصائح پر یقین کر کے عمل پیرا ہوتے ہیں اُن کے حق میں خصوصی طور پر یہ قرآن رحمت و برکت ہے۔

(۲۶) **کافر اور مومن برابر نہیں ہو سکتے** یعنی اللہ تعالیٰ کی شئون حکمت پر نظر کرتے ہوئے کیا کوئی عقلمند یہ گمان کر سکتا ہے کہ ایک بدمعاش آدمی، اور ایک مرد صالح کے ساتھ خداوند تعالیٰ یکساں معاملہ کرے گا۔ اور دونوں کا انجام برابر کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ نہ اس زندگی میں دونوں برابر ہو سکتے ہیں نہ مرنے کے بعد جو حیات طیبہ مومن صالح کو یہاں نصیب ہوتی ہے اور جس نصرت اور عُلو و رفعت کے وعدے دنیا میں اُس سے کیے گئے وہ ایک کافر بدکار کو کہاں میسر ہیں۔ اُس کے لیے دنیا میں معیشت ضنک اور آخرت میں لعنت و خسران کے سوا کچھ نہیں۔ الغرض یہ دعویٰ بالکل غلط اور یہ خیال بالکل مہمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکوں اور بدوں کا مرنا اور جینا برابر کر دیگا۔ اس کی حکمت اس کو مقتضی نہیں۔ بلکہ ضرور ہے کہ دونوں کے اعمال کا ٹھیک ٹھیک نتیجہ ظاہر ہو کر رہے۔ اور ہر ایک کی نیکی یا بدی کے آثار فی الجملہ یہاں بھی مشاہد ہوں اور اُن کا پوری طرح مکمل معائنہ موت کے بعد ہو۔

(۲۷) **تخلیق ارض و سما کی حکمت** یعنی زمین و آسمان کو یوں ہی بیکار پیدا نہیں کیا۔ بلکہ نہایت حکمت سے کسی خاص مقصد کیلئے بنایا ہے۔ تا اُن کے احوال میں غور کر کے لوگ معلوم کر سکیں کہ بیشک جو چیز بنائی گئی ٹھیک موقع سے بنائی اور تا اندازہ کر لیا جائے کہ ضرور ایک دن اس کارخانہ ہستی کا کوئی عظیم الشان نتیجہ نکلنے والا ہے۔ اُسی کو آخرت کہتے ہیں جہاں ہر ایک کو اُس کی کمائی کا پھل ملیگا اور جو جو بویا تھا وہ ہی کاٹنا پڑے گا ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو۔ از مکافاتِ عمل غافل مشو۔

(۲۸) **خواہش پرست کا عبرتناک انجام** یعنی اللہ جانتا تھا کہ اس کی استعداد خراب ہے اور اسی قابل ہے کہ سیدھی راہ سے اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرے۔ یا یہ مطلب ہے کہ وہ بدبخت علم رکھنے کے باوجود اور سمجھنے بوجھنے کے بعد گمراہ ہوا۔

(۲۹) جو شخص محض خواہشِ نفس کو اپنا حاکم اور معبود ٹھہرا لے، جدھر اُس کی خواہش لے چلے اُدھر ہی چل پڑے اور حق و ناحق کی جانچنے کا معیار اُس کے پاس یہ ہی خواہش نفس رہ جائے، اللہ تعالیٰ بھی اُسے اُس کی اختیار کردہ گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔ پھر اُس کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ نہ کان نصیحت کی بات سُنتے ہیں، نہ دل سچی بات کو سمجھتا ہے، نہ آنکھ سے بصیرت کی روشنی نظر آتی ہے۔ ظاہر ہے اللہ جس کو اُس کی کرتوت کی بدولت ایسی حالت پر پہنچا دے، کونسی طاقت ہے جو اس کے بعد اُسے راہ پر لے آئے۔

(۳۰) **دہریت کا باطل عقیدہ** یعنی اس دنیا کی زندگی کے سوا کوئی دوسری زندگی نہیں بس یہ ہی ایک جہان ہے جس میں ہمارا مرنا اور جینا ہے۔ جیسے بارش ہونے پر سبزہ زمین سے اُگا، خشکی ہوئی تو سوکھ کر ختم ہو گیا۔ یہ ہی حال آدمی کا سمجھو، ایک وقت آتا ہے پیدا ہوتا ہے۔ پھر معین وقت تک زندہ رہتا ہے، آخر زمانہ کا چکر اُسے ختم کر دیتا ہے یہ ہی سلسلہ موت و حیات کا دنیا میں چلتا رہتا ہے۔ آگے کچھ نہیں۔

(۳۱) **ان عقیدوں کی بنیاد محض اٹکل ہے** یعنی زمانہ نام ہے دہر کا۔ وہ کچھ کام کرنے والا نہیں کیونکہ نہ اُس میں حِس ہے نہ شعور نہ ارادہ، لامحالہ وہ کسی اور چیز کو کہتے ہونگے جو معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن دنیا میں اس کا تصرف چلتا ہے۔ پھر اللہ ہی کو کیوں نہ کہیں جس کا وجود اور متصرف علی الاطلاق ہونا دلائل فطریہ اور براہین عقلیہ و نقلیہ سے ثابت ہو چکا ہے۔ اور زمانہ کا اُلٹ پھیر اور رات دن کا ادل بدل کرنا

Brought To You By www.e-iqra.info

اُسی کے ہاتھ میں ہے۔

زمانے کو بُرا نہ کہو اسی معنی سے حدیث میں بتلایا گیا کہ دہر اللہ ہے اُس کو بُرا نہ کہنا چاہیئے۔ کیونکہ جب آدمی دہر کو بُرا کہتا ہے، اسی نیت سے کہتا ہے کہ حوادثِ دہر اُس کی طرف منسوب ہیں حالانکہ تمام حوادث دہر اللہ کے ارادے اور مشیت سے ہیں تو دہر کی بُرائی کرنے سے حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی ہوتی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

(۳۲) یعنی جب قرآن کی آیات یا بعث بعد الموت کی دلائل اُس کو سُنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ میں کسی دلیل کو نہیں مانونگا۔ بس اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہمارے مرے ہوئے باپ دادوں کو زندہ کر کے دکھلا دو۔ تب ہم تسلیم کریں گے کہ بیشک موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا حق ہے۔

(۳۳) یعنی جس نے ایک مرتبہ زندہ کیا پھر مارا، اُسے کیا مشکل ہے کہ دوبارہ زندہ کر کے سب کو ایک جگہ اکٹھا کر دے۔

(۳۴) اُس دن ذلیل و خوار ہو کر پتہ لگیگا کہ کس دھوکہ میں پڑے ہوئے تھے۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

اور تو دیکھے ہر فرقہ کو کہ بیٹھے ہیں گھٹنوں کے بل ف۳۵ ہر فرقہ بُلایا جائے اپنے اپنے دفتر کے پاس آج بدلا پاؤ گے جیسا تم کرتے تھے ف۳۶

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

یہ ہمارا دفتر ہے بولتا[1] ہے تمہارے کام ٹھیک ف۳۷ ہم لکھواتے جاتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے ف۳۸ سو جو لوگ یقین لائے ہیں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ

اور بھلے کام کیے سو اُن کو داخل کریگا اُن کا رب اپنی رحمت میں یہ جو ہی یہی ہے صریح مُراد ملنی ف۳۹ اور جو مُنکر ہوئے (ف)

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ

کیا تم کو سُنائی نہ جاتی تھیں باتیں میری پھر تم نے غرور کیا اور ہو گئے تم لوگ گنہگار ف۴۰ اور جب کہیے[2] کہ وعدہ اللہ کا

اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ

ٹھیک ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں تم کہتے تھے ہم نہیں سمجھتے کیا ہے قیامت ہم کو آتا تو ہے ایک خیال سا اور ہم کو یقین

بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ

نہیں ہوتا ف۴۱ اور کھل جائیں اُن پر بُرائیاں اُن کا موں کی جو کیے تھے اور اُلٹ پڑے اُن پر وہ چیز جس پر ٹھٹھا کرتے تھے ف۴۲ اور حکم ہوگا کہ آج ہم

نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

تم کو بھلا دینگے جیسے تم نے بھلا دیا تھا اپنے اس دن کی ملاقات کو ف۴۳ اور گھر تمہارا دوزخ ہے اور کوئی نہیں تمہارا مددگار

(۳۵) **آخرت کے احوال** | یعنی خوف و ہیبت سے۔

(۳۶) **اعمال نامے** | یعنی اعمالنامہ کی طرف بُلایا جائیگا کہ آؤ اس کے موافق حساب دو۔ آج ہر ایک کو اسی کا بدلہ ملیگا جو اُس نے

[1] بتلاتا ہے۔ [2] اُن سے پوچھیں۔ [3] کہتے۔

Brought To You By www.e-iqra.info

دنیا میں کمایا تھا۔

(۳۷) یعنی جو کام کیے تھے یہ اعمالنامہ ٹھیک ٹھیک وہی بتلاتا ہے۔ ذرّہ بھر کمی بیشی نہیں۔

(۳۸) **ضبط اعمال** | یعنی ہمارے علم میں تو ہر چیز ازل سے ہے مگر ضابطہ میں ہمارے فرشتے لکھنے پر مامور تھے اُن کی لکھی ہوئی مکمل رپورٹ آج تمہارے سامنے ہے۔

(۳۹) یعنی جنت میں جہاں اعلےٰ درجہ کی رحمت اور ہر قسم کی مہربانیاں ہونگی۔

(۴۰) یعنی ہماری طرف سے نصیحت و فہمائش اور اتمام حجت کا کوئی دقیقہ اٹھا کر نہ رکھا گیا اُس پر بھی تمہارے غرور کی گردن نیچی نہ ہوئی آخر پکے مجرم بن کر رہے۔ یا "وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ" کا مطلب یہ لیا جائے کہ تم پہلے ہی سے جرائم پیشہ تھے۔

(۴۱) **قیامت کا انکار** | یعنی ہم نہیں جانتے قیامت کیسی ہوتی ہے تم جو کچھ قیامت کے عجیب و غریب احوال بیان کرتے ہو ہم کو کسی طرح اُن کا یقین نہیں ہوتا۔ یوں سنی سُنائی باتوں سے کچھ ضعیف سا امکان اور دُھندلا سا خیال کبھی آجائے وہ دوسری بات ہے۔

(۴۲) یعنی جب قیامت آئے گی ان کی تمام بدکاریاں اور اُن کے نتائج سامنے آجائیں گے اور عذاب وغیرہ کی دھمکیوں کا جو مذاق اڑایا کرتے تھے وہ خود ان ہی پر اُلٹ پڑے گا۔

(۴۳) **منکرین کو یاد نہیں رکھا جائیگا** | یعنی دنیا میں تم نے آج کے دن کو یاد نہیں رکھا تھا۔ آج ہم تم کو مہربانی سے یاد نہ کریں گے۔ ہمیشہ کے لیے اُسی طرح عذاب میں پڑا چھوڑ دیں گے جیسے تم نے اپنے کو دنیا کے مزوں میں پھنسا کر چھوڑ دیا تھا۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا

یہ تم پر اس واسطے کہ تم نے پکڑا اللہ کی باتوں کو ٹھٹھا اور بہکے رہے دنیا کی زندگانی پر ف۴۴ سو آج نہ اُن کو نکالنا منظور ہے وہاں سے اور نہ اُن

هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَ

سے مطلوب ہے توبہ ف۴۵ سو اللہ ہی کے واسطے ہے سب خوبی جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا رب سارے جہان کا اور اُسی

الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾

کیلئے بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا ف۴۶

(۴۴) یعنی دنیا کے مزوں میں پڑ کر خیال ہی نہ کیا کہ یہاں سے کبھی جانا اور خدا کے سامنے پیش ہونا بھی ہے۔ اور اگر کبھی کچھ خیال آیا بھی تو یوں سمجھ کر دل کو تسلی کر لی کہ جس طرح دنیا میں ہم مسلمانوں سے مقابل ہیں، وہاں بھی ہمارا یہ ہی زور رہیگا۔

(۴۵) **دائمی عذاب** | یعنی نہ اُن کو دوزخ سے نکالا جائے گا نہ یہ موقع دیا جائے گا کہ وہ اب خدا کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔

(۴۶) **کبریائی صرف اللہ کے لیے ہے** | چاہیئے آدمی اُسی کی طرف متوجہ ہو۔ اُس کے احسانات و انعامات کی قدر کرے اس کی ہدایات پر چلے، سب کو چھوڑ کر اُسی کی خوشنودی حاصل کرنے کی فکر رکھے۔ اور اُس کی بزرگی و عظمت کے سامنے ہمیشہ باختیار خود مطیع و منقاد رہے۔ کبھی سرکشی و تمرد کا خیال دل میں نہ لائے۔ حدیث قدسی میں ہے.... اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا

Brought To You By www.e-iqra.info

فَذَفَتُهُ فِي النَّارِ" (کبریا میری چادر اور عظمت میرا تہ بند ہے۔ لہٰذا جو کوئی ان دونوں میں سے کسی میں مجھ سے منازعت اور کشمکش کرے گا۔ میں اُسے اُٹھا کر آگ میں پھینک دوں گا) اَللّٰھُمَّ اجعلنا مطیعین لامرک وجنبنا غضبک وقنا عذاب النار۔ انک سمیع قریب مجیب الدعوات۔

تم سورۃ الجاثیہ بعونہ وحسنہ

فللہ الحمد والمنہ وبہ التوفیق والعصمہ

Brought To You By www.e-iqra.info